مصنف
مفتی شاکر الرحمن نقشبندی مجددی

خلیفہ مجاز

محبوب العلماء والصلحاء حضرت مولانا پیر حافظ
ذوالفقار احمد
نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ

{واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من ورآء حجاب}

’’اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو‘‘

تحریر: مفتی شاکر الرحمن نقشبندی مجددی

خلیفہ مجاز حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہم

فاضل جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی

تصدیق وتائید: حضرت مولانا مفتی عبد النصیر الباجوری مدظلہ

صدر مفتی معہد الفقیر الاسلامی جھنگ

ناشر: شعبہ تصنیف وتالیف جامعۃ الحبیب شاداب کالونی فیصل آباد

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ

عرض ناشر

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد! زیرِ نظر رسالہ ”چہرے کا پردہ“ سیدی ومرشدی حضرت مولانا مفتی شاکر الرحمٰن نقشبندی مجددی مدظلہ کا تحریر کردہ فتوٰی ہے، جس کے اندر حضرت والا نے کافی تفصیل کے ساتھ چہرے کے پردے پر بحث فرمائی ہے، اور چہرے کا پردہ نہ کرنے پر فساد کو واضح فرما کر اس سے بچنے کی ترغیب دلائی ہے،

اگر ایک سلیم العقل شخص خالی الذہن ہو کر اس رسالہ کا مطالعہ کرے تو یہ بات آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے کہ پردہ نہ کرنے کی صورت میں فساد کی جڑ چہرہ ہی ہوتا ہے، اس پر حضرت نے عقلی و نقلی دلائل پیش فرمائے ہیں اور پھر آخر میں اپنے اکابر علما کے اس موضوع پر لکھے گئے فتاوٰی جمع فرما دیئے اور شروع میں اپنے تخصص کے استاذِ محترم حضرت مولانا عبد النصیر الباجوری مدظلہٗ سے تصدیق کروا کے اسے بھی نقل کر دیا، جس نے اس رسالہ کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس رسالہ کو قبولیت عامہ اور تامہ نصیب فرمائیں اور اس عاجز کے لیے مغفرت کا ذریعہ بھی۔

(آمین ثم آمین)

فقیر ابوبکر صدیق نقشبندی (میانوالوی)

ابتدائیہ

آج پوری دنیا میں دو تہذیبوں کا سخت ٹکراؤ ہے، ایک اسلامی تہذیب ،دوسری مغربی، اسلامی تہذیب نے ہمیشہ انسانیت کو حیا اور پاکدامنی کا درس دیا ،کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق حیا ایمان کا حصہ، بلکہ حیا ہی ایمان ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((إذا فاتک الحیاء فافعل ما شئت)) (ابی داؤد، رقم:۴۷۹۹)

''کہ جب حیا فوت ہو جائے تو پھر جو چاہے کرو''

یعنی جب بندے سے حیا رخصت ہو جائے تو دو پائے اور چو پائے میں صرف گنتی کا فرق رہ جاتا ہے، جہاں چاہا، منہ اٹھا کے چل پڑے، جیسے چاہا کر لیا ،کوئی فکر نہ کوئی ڈر......!

اور مغربی تہذیب نے ہمیشہ اسی چیز کا درس دیا: مخلوط تعلیم ، ٹیلی وژن، ڈش، کیبل ،انٹرنیٹ، نائٹ کلب ،سینما گاہیں، فحش لٹریچر، برہنہ تصاویر، کیمرہ موبائل اور اس کے علاوہ تمام فحاشی کے اڈے مغربی تہذیب ہی کی مرہونِ منت ہیں اسی سلسلے کی ایک کڑی آج کے دور میں پردے اور بے پردگی کی کشمکش بھی ہے، غیر مسلم قوتوں کا پورا زور اس بات پر ہے کہ ساری کی ساری دنیا برہنہ ہو جائے،

جب کہ الحمد للہ! اسلام کی کوشش یہ ہے کہ عورتوں کی عزت آبرو کی حفاظت کی جائے اور انہیں سر بازار گھما پھرا کر للچائی ہوئی نظروں کے سامنے ذلیل وخوار اور رسوا کرانے کے بجائے اسے زینتِ خانہ بنا کر رکھا جائے اور ان کے تمام حقوق اور آسائشوں کا گھر کی چاردیواری کے اندر ہی انتظام کیا جائے، تاکہ اس

صنف نازک کو باہر کی مشقتیں اٹھانی نہ پڑیں، کوئی بھائی ہے تو بہن کا خیال رکھے، والد ہے تو بیٹی کی کفالت کرے، شوہر ہے تو بیوی کی حفاظت کرے، لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ غیر تو غیر ہیں، ہمارے اچھے خاصے مسلمان بھی اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر مغرب کی اندھی تقلید کر رہے ہیں......!

اس بات کو لکھتے ہوئے دل میں غموں کا ایک پہاڑ ہے اور آنکھیں بھی اشک بار......الحمد للہ ! کئی جگہوں پر اندرونِ حلقہِ احباب اور بیرونِ حلقہِ احباب پردے کے موضوع پر بات کرنے کا موقعہ ملا، مگر جس سے بھی بات کرتے وہی ایسا انداز اختیار کرتا یا کوئی ایسی بات کرتا، جس سے ہمیں خود اپنے اوپر شک ہونا شروع ہو جاتا کہ شاید ہم ہی غلط ہیں......!

کسی نے کہا: پردہ تو دل کا ہوتا ہے...... کسی نے کہا: پردہ تو اجنبیوں سے ہوتا ہے رشتہ داروں سے کیا پردہ؟...... کسی نے کہا: ہمارے دل صاف ہیں ......کسی نے کہا: آج کے دور میں پردہ ممکن ہی نہیں ہے...... کسی نے کہا: رشتہ دار ناراض ہوتے ہیں...... کسی نے کہا: ہمارا بس نہیں چلتا...... کسی نے کہا: آج تک تو ہم نے اپنے ماحول میں کسی کو پردہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا...... کسی عورت نے کہا: برقعہ ڈالنے سے اور نقاب اوڑھنے سے راستہ نظر نہیں آتا...... کسی نے کہا: گرمی لگتی ہے...... کسی نے کہا: سہیلیاں مذاق اڑاتی ہیں...... کسی نے کہا: کرلیں گے کبھی ......اور کسی نے کہا: دوپٹہ تو اوڑھ لیا ہے باقی چہرے کا پردہ تو ضروری نہیں ہے......!

بہر حال ان تمام ناقابلِ برداشت اور قابلِ غیظ وغضب باتوں کے باوجود ہم نے سوچا کہ جب مغربی تہذیب کے ورکر() اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لیے ہر طرح کی کوششیں کر رہے ہیں، تو پھر ہم ایمان کی قوت کے

ساتھ اسلامی تہذیب کی ترجمانی اور پھیلاؤ کے لیے اپنے تن، من، دھن کی بازی کیوں نہ لگائیں؟......

انشاء اللہ ہم بھی کتاب، خطاب اور دیگر ذرائع سے بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ حق دکھاتے رہیں گے۔

اسی منزل اور مقصد کی راہ پر چلتے ہوئے ایک بہت ہی پیارے دوست محمد محسن صاحب نے اپنے اطمینان اور شرح صدر کے لیے یہ سوال کرلیا کہ

''کیا عورت کے لیے چہرے کا پردہ ضروری ہے؟''

اس کا جواب اگر صرف لفظِ ہاں! میں ہی دے دیا جاتا تو یقیناً تب بھی ان کے اطمینان کے لیے کافی ہوجاتا، لیکن چونکہ سوال اہم تھا اور آج اس کی ضرورت بھی ہے، کیونکہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ مغربی دنیا سے متاثر ہوکر بڑے زور وشور سے اس گندگی کو پھیلا رہا ہے کہ چہرے کا پردہ نہیں ہے، چنانچہ اسی نعرے کو لے کر ان کی عورتیں بے پردہ ہوکر ٹیلی ویژن اور سی ڈی وغیرہ پر آگئیں، بھلا جو خود دین کے پابند نہ ہوں وہ اوروں کو کیا دین سکھائیں گے؟

بلاشبہ یہ ایک نفس پرستی ہے اور نہ صرف یہ کہ اس طرح بے پردہ ہونے سے اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی ہو رہی ہے بلکہ اس سے تو دین کا بھی کوئی اضافی فائدہ نہیں ہو رہا کہ جس کو سامنے رکھ کر بندہ یہ کہے کہ چلو ضرورت اور مجبوری کی وجہ سے ایسا کرلیا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اس طرح بے پردہ ہونے سے کئی مفاسد جنم لیتے ہیں،

اس لیے ہم نے سوچا کہ کیوں نہ اس جواب کو مفصل اور مدلل کر کے لکھ دیا جائے تاکہ ان کی ضرورت بھی پوری ہوجائے اور آئندہ کے لیے یہ ایک بنی بنائی دعوت بھی ہو، تاکہ جسے دعوت دینی ہو اٹھا کر دے دی جائے۔

اسی نقطۂ نظر سے الحمدللہ! اس عاجز نے اس جواب کو لکھا، اپنے اساتذہ سے تصدیق کرائی، بزرگوں سے دعائیں لیں اور اب محض اللہ تعالی کے فضل وکرم سے شائع ہوکر ''چہرے کا پردہ '' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

خود پڑھیں، گھروں میں پڑھائیں، عزیز واقارب کو پڑھائیں اور دین کی حقیقت کو سمجھیں......! کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اللہ تعالی کے ایک حکم کا انکار کرتے رہیں اور کل قیامت کے دن ہمارا معاملہ خراب ہوجائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی مجھے بھی اور جن احباب نے اس جواب کو لکھنے میں اور شائع کرنے میں قولے فعلے، درمے درمے جیسے بھی تعاون کیا، خصوصاً عزیزم ابوبکر صدیق نقشبندی، حافظ محمد عثمان غنی نقشبندی اور جمیل احمد خان صاحب کو اس محنت کے بدلے اپنی سچی محبت عطا فرمائے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے

۔

(آمین ثم آمین)

فقیر شاکر الرحمن نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضاً عن کل شئ
۲۰ء

حضرت مولانا مفتی عبدالنصیر الباجوری مدظلہ

معہد الفقیر الاسلامی جھنگ

بندہ عاجز نے مولانا شاکر الرحمن صاحب متخصص معہد الفقیر الاسلامی وخلیفہ مجاز حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم کا چہرے کے پردے سے متعلق مفصل فتوی از اول تا آخر تفصیلاً دیکھا،

ماشاء اللہ بہت خوب پایا،''لقد اصاب واجاب'' بندہ بھی اس فتوے کی تصدیق وتائید کرتا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ عزیزم مولانا شاکر الرحمن صاحب کو مزید توفیق دے،اوران کی اس کاوش کوقبولیت عامہ اورتامہ عطافرمائے۔

وماذالک علی اللہ بعزیز۔

عبدالنصیر الباجوری

معہد الفقیر الاسلامی جھنگ

۵/۵/۱۴۳۱ھ

سوال:

کیا عورتوں کے لیے چہرے کا پردہ کرنا ضروری ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔ بینوا توجروا

محمد محسن شاداب کالونی فیصل آباد

الجواب حامداً ومصلیاً:

جی ہاں! فقہا کرام رحمہم اللہ کے نزدیک چہرے کا پردہ واجب ہے، اور مقلد کا کام فقیہ کی اتباع ہے، دلائل میں غور وفکر کرنا مجتہد کا کام ہوتا ہے۔

لیکن اس دور میں چہرے کے پردے کو ضروری نہ سمجھنے کی جو وبا پھیل چکی ہے، اس نے کمزور ایمان والے لوگوں کو جو پہلے سے ہی پردے کے پابند نہ تھے ایک دلیل اور بہانہ فراہم کر دیا ہے، اس لیے چہرے کے پردے پر تمام دلائل اور بعض لوگوں کی غلط فہمیوں کو ذکر کرنا ناگزیر ہے۔

چہرے کے پردے کا ثبوت

۱......ارشاد باری تعالی ہے:

{واذا سالتموھن متاعا فسئلوھن من وراء حجاب} (الاحزاب:۵۳)

"اگر صحابہ کرام کو ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگیں"

یہاں حجاب کے لفظ سے صاف ظاہر ہے کہ عورتوں کو بغیر حجاب مردوں کے سامنے آنا بالکل جائز نہیں۔

۲......ارشاد باری تعالی ہے:

{یاایھاالنبی قل لأزواجک وبناتک ونسآء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن} (الاحزاب:۵۹)

''اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیں''

یدنین کا معنی لٹکانا ہوتا ہے، ظاہر سی بات ہے کہ چادر چہرے پر ہی لٹکائی جاتی ہے باقی جسم پر تو لپیٹی جاتی ہے، یا پھر اوڑھی جاتی ہے، یعنی جسم، سر وغیرہ چھپانے کے ساتھ ساتھ چہرے پر بھی کچھ چادریں لٹکا لیں، اور گھونگٹ سا بنا لیں، روایات میں آتا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد صحابیات اس طرح اپنی چادریں لٹکاتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ نظر آتی تھی۔

۳......ارشاد باری تعالی ہے:

{ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا} (النور:۳۱)

''عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو (مجبورا) ظاہر ہو''

زینت تمام زیورات، لباس اور میک اپ وغیرہ کو کہتے ہیں، مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ سونا چاندی، کپڑے اور میک اپ وغیرہ کا سامان اگر ویسے ہی رکھا ہوا ہو اور عورت نے استعمال نہ کیا ہو تو اسے دیکھنا حرام نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ یہاں زینت سے مراد زینت کی جگہیں ہیں لہذا ناک، کان، گال اور ہونٹوں وغیرہ کو چھپانا ضروری ہے کیونکہ یہ بھی زینت یا مواضع زینت میں داخل ہیں البتہ جس زینت کو چھپانا محال ہو قرآن نے {الا ما ظھر} سے اس کا استثناء کر دیا۔

رہی یہ بات کہ {الا ما ظھر} سے کون سی زینت مراد ہے؟ تو اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ:

{الا ما ظھر} سے مراد وہ چادر یا برقعہ وغیرہ ہے جس سے زینت کو چھپایا جاتا ہے اور یہ بھی زینت میں داخل ہے (لہذا یہ مستثنیٰ متصل ہوا)، کیونکہ اگر اس کو بھی چھپانا لازم ہو جائے تو پھر جس کپڑے سے اس کو چھپایا جائے گا اسے بھی چھپانے کے لیے ایک اور کپڑا لانا پڑے گا اور اس طرح تسلسل لازم آئے گا جو کہ محال ہے،

مقصد یہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے نزدیک عورت کے لیے چہرے سمیت پورے بدن کا پردہ ضروری ہے۔

۴......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{قل للمؤمنين يغضوا من أبصارهم} (النور: ۳۰)

''مومنین سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہوں کو جھکالیں''

یعنی غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھیں، تو کیا جو شخص عورت کے چہرے کو دیکھے اور باقی جسم کو نہ دیکھے، وہ قیامت کے دن یہ کہہ سکے گا کہ میں نے نظریں جھکانے والے حکم پر عمل کیا ہے؟ حالانکہ نظروں کی حفاظت کا جو حکم ہے اس کی علت (یعنی آنکھوں کی خیانت کا مرتکب ہونا) سب سے زیادہ چہرے کو دیکھنے میں پائی جاتی ہے۔

۵......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{ولا يضربن بارجلهن ليعلم ما يخفين من زينتهن}

''اور (چلتے وقت) اپنے پاؤں کو زور سے زمین پر نہ ماریں کہ ان کی مخفی زینت ظاہر ہو جائے''

جب پاؤں کی آواز کو بھی چھپانے کا حکم ہے تو چہرے کی زینت کو چھپانے کا حکم تو بطریق اولیٰ ہوگا۔

۶......اماں عائشہؓ فرماتی ہیں:

((فاذا حاذوابنا سدلت احدانا جلبابها من رأسها علی وجهها فاذا جاوزونا کشفناهَ)) (ابو داود: ۱۶۲،۱)

''حجۃ الوداع کے موقع پر جب مرد ہمارے سامنے آتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنی چادر اپنے سر سے چہرے پر لٹکا لیتی اور جب وہ مرد گزر جاتے تو چادر ہٹا لیتیں''

دیکھیں اماں جان نے بھی مومن عورتوں کو چہرہ چھپانے کا درس دیا ہے۔

۷...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((لیس للنسآء نصیب فی الخروج الا مضطرة)) (الطبرانی)

''یعنی عورتوں کو اپنے گھر سے نکلنے کا حق نہیں، لیکن اس وقت کہ وہ مجبور و مضطر ہو جائیں''

جب عورتوں کو سخت مجبوری کے بغیر گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں تو پھر اجنبیوں کو چہرہ دکھانے کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟

۸......احیاء العلوم میں ہے:

{والنساء یخرجن متنقبات}۔(ج ۴۸،۲)

''کہ صحابہ کرام کے زمانے میں عورتیں نقاب ڈال کر نکلا کرتی تھیں''

اگر چہرے کا پردہ فرض نہ ہوتا تو پھر صحابیات اس عمل کو کیوں اختیار کرتیں؟

۹...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((العینان تزنیان)) (مسند احمد، رقم: ۴۶۰۱۱)

''کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں''

ظاہر سی بات ہے کہ آنکھوں کے زنا سے مراد غیر محرم کو دیکھ کر لذت حاصل کرنا ہے، اور اگر کوئی دیانتداری سے سچی بات کرے تو سب سے زیادہ لذت چہرے کو دیکھنے سے آتی ہے۔

۱۰...... نبی ﷺ نے بی بی فاطمہؓ سے پوچھا:

((أی شیئی خیر للمراۃ؟))

''کہ عورت کے لیے کون سی چیز سب سے بہتر ہے''؟

تو انہوں نے جواباً عرض کیا:

((ان لا تری رجلا و لا یراھا رجل))(کنز العمال، رقم: ۴۶۰۱۱)

''کہ نہ وہ کسی مرد کو دیکھے اور نہ کوئی مرد اس کو دیکھے''

تو نبی ﷺ نے ان کی اس بات کو پسند فرمایا۔

تو کیا جو عورت باقی جسم تو لپیٹ کر رکھے مگر ٹی وی، انٹرنیٹ اور دیگر اشتہارات میں اپنے چہرے کی زیارت کراتی پھرے، وہ یہ کہہ سکتی کہ آج تک نہ میں نے کسی مرد کو دیکھا نہ کسی مرد نے مجھے دیکھا؟

۱۱...... نبی ﷺ نے فرمایا:

((صلوۃ المراۃ فی بیتھا أفضل من صلوٰتھا فی حجرتھا، و صلوتھا فی مخدعھا افضل من صلوتھا فی بیتھا))

(مشکوۃ المصابیح، ص: ۹۶)

''عورت کی نماز کمرے میں پڑھنا افضل ہے صحن کی نماز سے، اور حجرے کی نماز افضل ہے کمرے کی نماز سے''

یہ بات تو واضح ہے کہ نماز کی حالت میں عورت کا باقی بدن چھپا ہوا ہونا

ضروری ہے، کیونکہ عورت کا پورا بدن ستر ہے سوائے چہرے اور ہاتھوں کے، اب عورت کا صحن کے بجائے کمرے میں اور کمرے کے بجائے حجرے میں ہونا افضل کیوں ہے؟ اس لیے افضل ہے، تا کہ اس کے چہرے یا رکوع وسجدے میں باقی اعضاء پر کسی کی نظر نہ پڑے، اس سے بھی معلوم ہوا کہ عورت کے لیے چہرے کو چھپانا ہی افضل ہے۔

۱۲......حدیث شریف میں آتا ہے:

((قال: جاءت امراة إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقال لها أم خلاد، وهي متنقبة تسال عن ابنها، وهو مقتقل، فقال لها بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم: جئت تسالين عن ابنک، وانت متنقبة؟ فقالت: ان ارزا ابني فلن ارزا احيآئي فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ابنک له اجر شهيدين قالت: ولم ذاک يا رسول الله؟ قال: لانه قتله اهل الكتاب)) (ابی داود: ج ۱، ص ۳۴۴)

''ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی، جس کا نام ام خلاد تھا، وہ نقاب کیے ہوئے تھی، اور اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھ رہی تھی، جو کہ شہید ہو چکا تھا، بعض صحابہ کرام نے تعجب کا اظہار کیا کہ اس کا بیٹا شہید ہو گیا پھر بھی یہ نقاب کی حالت میں ہے......! تو وہ کہنے لگی: میرا بیٹا گم ہوا ہے حیا تو گم نہیں ہوئی''

اندازہ لگائیں کہ صحابیات رضی اللہ عنہن کا ایسے پریشان کن حالات میں بھی یہ حال تھا کہ فرماتی ہیں: میری حیا تو گم نہیں ہوئی......!

لیکن افسوس! کہ آج ان مبارک اور صاحب عزم ہستیوں کے نام لیواؤں کا سب کچھ موجود ہے، مگر حیا گم ہو گئی!!!

۱۳......حضرت سالمؒ فرماتے ہیں:

((کنت اتیھا مکاتبا ما تختفی منی فتجلس بین یدی و تتحدث معی حتی جئتھا ذات یوم فقلت: ادعو لی بالبرکة یا ام المئومنین قالت: وما ذلک؟ قلت، اعتقنی اللہ قالت: بارک اللہ لک وارخت الحجاب دونی فلم ارھا بعد ذلک الیوم))

(سنن النسائی؛ ج ۱، ص ۲۹)

''میں حضرت عائشہؓ کے پاس آیا کرتا تھا، جب میں مکاتب تھا، (ان کے نزدیک غلام سے پردہ نہیں تھا) اور وہ مجھ سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں میرے سامنے بیٹھتیں اور مجھ سے باتیں کرتیں، حتی کہ ایک دن میں ان کے
پاس آیا اور عرض کیا: کہ میرے لیے برکت کی دعا کریں! وہ فرمانے لگیں: کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالی نے مجھے آزاد کردیا، تو انہوں نے فرمایا:
((بارک اللہ لک)) اور پھر مجھ سے حجاب کرلیا اور آج تک میں نے انہیں نہیں دیکھا''

اس حدیث میں دو لفظ ایسے ہیں جو ہمیں بتا رہے ہیں کہ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا چہرے کے پردے کی پابند تھیں:

پہلا لفظ حجاب، جس کا معنی صاف ظاہر ہے۔ اور دوسرا یہ کہ آج تک میں نے انہیں نہیں دیکھا ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ اگر وہ ان کے چہرے کو دیکھتے رہے ہوتے تو ان الفاظ کو ہرگز استعمال نہ فرماتے۔

۱۴......حضرت سودہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بھائی کا واقعہ:

ان کے بارے میں آتا ہے کہ:

حضرت سودہ ؓ کے بھائی ان کے باپ کی باندی کے بیٹے تھے جن کے بارے میں کسی دوسرے شخص کا دعوی تھا کہ یہ میرے بیٹے ہیں لیکن نبی ﷺ نے اس دعوی کو رد فرمایا اور انہیں حضرت سودہ کا بھائی قرار دیا، لیکن اس کے باوجود احتیاطاً حکم فرمایا: {احتجبی منه} کہ آپ ان سے پردہ کریں۔

چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ انہوں نے اپنے اس بھائی سے اتنے اہتمام سے پردہ کیا کہ :فمارا ھا حتی لقی اللہ کہ وہ موت تک انہیں نہ دیکھ سکے۔

اندازہ کیجئے کہ صحابیات ؓ پردے کا کس حد تک اہتمام کیا کرتی تھیں......!

لیکن افسوس آج اگر کسی عورت کو کہا جائے کہ اس طرح سے پردہ کرو تو وہ ایسا انداز اختیار کرتی ہے کہ گویا شریعت میں اس حکم کا اضافہ ہم نے کیا ہو......!

۱۵......حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے روایت ہے:

((کان الفضل ردیف رسول اللہ ﷺ فجائت امراۃ من خثم فجعل الفضل ینظر الیھا وتنظر الیه وجعل النبی ﷺ یصرف وجه الفضل الی الشق الاخر))

(البخاری، رقم: ۱۵۱۳)

"فضل نبی علیہ السلام کے ساتھ سوار تھے، قبیلہ خثم کی ایک عورت آئی تو فضل اس عورت کو دیکھنے لگے اور وہ عورت ان کو دیکھنے لگی تو اس پر آپ ﷺ نے فضل ؓ کا چہرہ پکڑ کر دوسری طرف پھیر دیا"

یہ بات بدیہی ہے کہ جب ایک دوسرے کو دیکھا جاتا ہے تو نظر چہرے پر ہی ہوتی ہے کہیں اور نہیں ہوتی، اور پھر آپ ﷺ نے چہرے کو پھیرا تو یہ اس بات کی تعلیم ہے کہ اجنبیہ کے چہرے کو دیکھنا جائز نہیں ہے۔

۱۶...... عقلی دلیل:

اگر کسی نوجوان کا رشتہ کرنا ہو اور اسے کہہ دیا جائے کہ وہ فلاں لڑکی ہے جس کا سر، پیٹھ اور ہاتھ، پاؤں سب نظر آ رہا ہے مگر تم چہرہ نہیں دیکھ سکتے تو یقیناً وہ یہی کہے گا کہ چہرے کے بغیر تو کچھ پتہ نہیں چلتا!

اس سے معلوم ہوا کہ چہرہ ہی انسان کا اصل مرکز ہے، اسی کو دیکھ کر تمام خیر وشر کے فیصلے ہوتے ہیں، لہذا چہرے کا پردہ بھی ضروری ہے۔

۱۷......درمختار میں ہے:

(تمنع من کشف الوجه بین رجال لخوف الفتنة) (تنویر الابصار: ۴۲۴، ۱)

''مردوں کے سامنے چہرہ کھولنا فتنے کی وجہ سے منع ہے''

۱۸...... چہرے کا پردہ فتنوں کا سدباب بھی ہے:

ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں پردے کے جتنے احکام ہیں، قریب قریب وہ سب سدباب کے طور پر ہیں مثلاً:

{یغضضن من ابصارھن} (النور: ۳۱)

''آنکھوں کو جھکا کر رکھنا''

{وقرن فی بیوتکن} (الاحزاب: ۳۳)

''عورتیں اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں''

{فلا تخضعن بالقول} (الاحزاب: ۳۲)

''غیر محرموں کے ساتھ اپنی بات میں نرمی اختیار نہ کریں''

شریعت کے تمام احکام کا مقصود یہی ہے کہ فتنوں کا دروازہ بند رہے، اور اس بات میں بھی تامل نہیں کہ آج فحاشی وعریانی کے اس دور میں نوجوان نسل جتنی

عشق مجازی کا شکار ہوئی یا جا بجا زنا کاری کے دروازے کھلے، یا اس کے علاوہ کئی فتنوں نے جنم لیا ان تمام کا اصل سبب دیدار رخ یار ہی ٹھہرا۔

۱۹......امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب:

زواجر میں ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب نقل کیا ہے کہ اگر چہ عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں ستر عورت کے فرض میں شامل نہیں، ان کو کھول کر بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے مگر غیر محرموں کو ان کا دیکھنا یا دکھانا بلا ضرورتِ شرعیہ جائز نہیں۔

۲۰......امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب:

امام مالک رحمہ اللہ کا بھی مشہور مذہب یہی ہے کہ غیر محرم عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں پر نظر کرنا بلا شرعی ضرورت کے جائز نہیں۔

چنانچہ شیخ ابو علی المشدانی المالکی فرماتے ہیں:

''جس شخص کی بیوی چہرہ کھول کر باہر بے پردہ نکلے اس کی امامت جائز نہیں اور نہ اس کی گواہی معتبر ہے بلکہ اگر وہ زکوۃ کا مستحق ہے تو اسے زکوۃ دینا بھی جائز نہیں اور وہ اللہ کی ناراضگی کا اس وقت تک مستحق رہے گا جب تک اس کی بیوی اس گناہ پر مصر رہے گی''

(ماخوذ از ماہنامہ الفاروق کراچی رجب ۱۴۲۸ھ)

غلط فہمیاں

☆......پہلی غلط فہمی:

یاد رکھیں! دو چیزیں ہیں: ایک ستر، دوسری پردہ، مثلاً مردوں کا ستر یہ ہے ناف سے لے کر گھٹنوں تک، یعنی اگر نماز میں اس حصے کو نہیں ڈھانپیں گے تو

نماز نہیں ہوگی، لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مرد جسم کا باقی حصہ عورتوں کو دکھاتے پھریں، کیونکہ شرم وحیا بھی کوئی چیز ہے۔

بالکل اسی طرح عورتوں کا ستر چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ پورا بدن ہے، یعنی نماز میں اس کو ڈھانپنا ضروری ہے، کوئی دیکھنے والا موجود ہو یا نہ ہو، لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ عورتیں اپنا چہرہ مردوں کو دکھاتی پھریں کیونکہ پردہ اور حجاب بھی کوئی چیز ہے۔

بلکہ چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ باقی پورا بدن ستر ہے اسے محرم کے سامنے بھی کھولنا مناسب نہیں، اگرچہ ہر عضو کے اعتبار سے حکم میں شدت اور نرمی ہو سکتی ہے، باقی چہرے کا پردہ ہے اسے محرم کے سامنے تو کھول سکتی ہیں مگر غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنے کی اجازت نہیں۔

☆......دوسری غلط فہمی:

بعض لوگوں کو اس بات سے غلط فہمی ہوئی کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے الاما ظھر منھا کا مطلب یہ بیان کیا کہ اس سے مراد ہاتھ اور چہرہ ہے، ایسے حضرات سے عرض ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی اس تفسیر کو لے کر چہرے کو پردے سے خارج کرنا بہت بڑی غلطی ہے، کیونکہ عبداللہ ابن عباسؓ نے کہیں بھی چہرے کے پردے کی نفی نہیں کی۔ بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے نقل فرماتے ہیں کہ:

عن ابن عباس: ((امر اللہ نسآء المئومنین اذا خرجن من بیوتھن فی حاجۃیغطین وجوھھن من فوق رئووسھن بالجلابیب و یبدین عینا واحدۃ))(ابن کثیر:۳۔۵۱۹)

"اللہ تعالی نے مومن عورتوں کو یہ حکم دیا کہ جب کسی مجبوری میں اپنے گھر

سے نکلنا پڑے تو اپنے چہرے کو سر کے اوپر سے اس طرح ڈھانپ لیا کرو کہ صرف ایک آنکھ نظر آئے''

باقی رہا یہ مسئلہ کہ پھر انہوں نے یہ تفسیر کیوں کی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ پردے کی مختلف صورتیں اور درجے ہیں یہ تفسیر ان درجوں کی طرف اشارہ ہے جنہیں ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔

☆...... پردے کے تین درجے:

پہلا درجہ:

عورت اس طرح پس پردہ زندگی گزارے کہ نہ تو کوئی غیر محرم اسے دیکھے اور نہ وہ کسی غیر محرم کو دیکھے، یعنی جسم تو جسم عورت کے کپڑوں پر بھی کسی کی نظر نہ پڑے، اس درجے کا ثبوت قرآن کی اس آیت میں ہے:

{واذاسالتموھن متاعافاسئلوھن من وراءحجاب} (النور:۵۳)

''اگر مردوں کو عورتوں سے کوئی چیز مانگنی پڑ جائے تو پردے کے باہر سے مانگیں آمنا سامنا نہ کریں''

چنانچہ حضرت بی بی فاطمہؓ اور کئی صحابیات نے اس درجے پر عمل کر کے دکھایا، یہ پردے کا سب سے اعلی درجہ ہے اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی اسی کو پسند فرمایا اور عام حالات میں جب کوئی مجبوری نہ ہو تو اسی درجے پر عمل کرنے کا حکم ہے۔

دوسرا درجہ:

جب عورت کو کسی مجبوری مثلاً ہسپتال، عدالت وغیرہ کی ضرورت کے لئے گھر سے باہر نکلنا پڑے تو وہ بڑی چادر یا برقعہ وغیرہ سے اپنے پورے بدن

کو چھپالے اور نقاب کر لے ، اور مختصر سے مختصر وقت میں غیر محرموں کے اختلاط سے بچتے ہوئے اپنی ضرورت پوری کر کے واپس لوٹ آئے۔

اس درجے کا ثبوت قرآن کی یہ آیت ہے:

{ یاایھاالنبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن} (الاحزاب:۵۹)

''اے نبی! اپنی بیویوں سے، اپنی بیٹیوں سے اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادریں اوڑھ لیا کریں''

تیسرا درجہ:

بسا اوقات ایسی سخت مجبوری ہوتی ہے کہ عورت کو اپنی پہچان کروانی پڑتی ہے، مثلاً قاضی کے سامنے، تو ایسی مجبوری میں قاضی کے لیے عورت کا چہرہ اس شرط کے ساتھ دیکھنا جائز ہے کہ وہ حتی الامکان شہوت سے بچے۔

اس درجے کا ثبوت قرآن کریم کی یہ آیت ہے:

عبداللہ ابن عباس ؓ کی تفسیر کے مطابق یہ آیت ہے۔

{ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا} (النور:۳۱)

حاصل یہ ہوا کہ عورت کو چہرہ کھولنے کی اجازت صرف سخت مجبوری میں ہے اور وہ بھی شہوت سے محفوظ ہونے کی شرط کے ساتھ۔

اور یہ بات بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ ضرورت اور مجبوری کیا ہوتی ہے؟ ضرورت اور مجبوری وہ نہیں جسے میں اور آپ مجبوری کہہ دیں، بلکہ ضرورت اور مجبوری وہی ہوگی جس کو علما، فقہا اور ائمہ کرام مجبوری کہیں گے۔

دو وضاحتیں

☆......پہلی وضاحت؛

{الا ما ظھر منھا} سے اگر حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ کے قول کے مطابق چہرہ اور کفین ہی مراد لی جائیں پھر بھی اس سے چہرے کے پردے کی نفی ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ یہاں اس تفسیر کے مطابق چہرے کو کھولنے کی جو اجازت سمجھ آ رہی ہے، اس میں یہ کہیں نہیں ہے کہ عورتیں غیر محرموں کے سامنے چہرہ کھولیں بلکہ یہاں تو ایک مطلق حکم ہے کہ

عورتیں عام حالات میں جب اپنے محرموں کے مابین ہوں تب بھی اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے چہرے اور ہاتھوں کے، کیونکہ ان کو بھی ہر وقت چھپانے کا اگر حکم ہوتا تو شدید حرج اور مشقت لازم آتی۔

باقی رہی بات غیر محرموں کی تو ان کے بارے میں آگے علیحدہ سے حکم ہے فرمایا:

{ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او آبائھن الخ} (النور: ۳۱)

حاصل یہ نکلا کہ اول تو زینت کو ظاہر ہی نہ کرو، مگر جو زینت مجبورا ظاہر ہوجائے اس کی اجازت ہے مگر صرف محرموں کے سامنے، غیر محرموں کے سامنے، اسکی بھی اجازت نہیں ہے۔

اس کی تائید حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ کے اس قول سے بھی ہوتی ہے:

{لا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا} میں ابدا سے کشف و ستر فی نفسہ مراد ہے، نہ کہ کشف للغیر و ستر عن الغیر، کیونکہ آیت میں غیر سے اصلا تعرض نہیں ہے اور نہ تقدیر مخذوف کی ضرورت ہے اور نہ نفس حذف بالتعیین مخذوف پر کوئی قرینہ ہے، اس کے ساتھ ہی اس میں مفاسد عدیدہ ہیں، اور غرض مسوق لہ الکلام بقدر امکان تدبیر حفاظت از زنا ہے،

لیکن تبعا اس سے عورت وغیر عورت کی تفصیل بھی معلوم ہوجاتی ہے۔(امدادالفتاوی)

☆......دوسری وضاحت:

یہ آیت نزول میں مقدم ہےاور{وقرن فی بیوتکن}اور {یدنین علیھن من جلابیبھن} اور {من وراء حجاب} والی آیات مؤخر ہیں، ممکن ہے پردے کے بقیہ احکام بعد میں آئے ہوں۔

چہرے کے پردے پر چند مستند فتاوی

☆......حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا فتوی:

سوال:

آزاداور مومنہ عورت کا پردہ اجنبیوں اور نامحرموں کے سامنے آنے میں از روئے فقہ وحدیث کیا ہے؟ برقعہ اوڑھنا واجب ہے یا چہرہ اور ہاتھ کھول کر باہر نکلنا جائز ہے اور اگر جائز ہے تو پھر اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے جو عورتوں کو گھر بیٹھے رہنے پر مجبور کرے، چار دیواری سے نکلنے نہ دے یا بغیر برقعہ کے آنے جانے سے روکے؟

الجواب:

مذکورہ احادیث وروایات فقہیہ کا ترجمہ کسی ذی علم سے دریافت کر کے غور درکار ہے، جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لیے اصلی حکم احتجاب اور استتار بجمیع اعضائھا وارکانھا ثابت ہے،

(یعنی تمام اعضا کو چھپانا اور پردہ کرنا ثابت ہے)

البتہ جہاں ضرورت شدیدہ ہو یا بسبب کبرسن کے مطلق احتمال فتنہ واشتہا کا نہیں، وجہ وکفین کا کشف جائز ہے، اور یہی مطلب ہے ان کے ستر نہ ہونے کا، اس سے جواب سوال کا واضح ہوگیا کہ مشتہات عورت کا اجنبی کے سامنے آنا از روئے قرآن وحدیث وفقہ نا جائز ہے، اور ضرورت میں برقعہ اوڑھ کر نکلے البتہ جہاں ضیق ہو یا معمر زیادہ ہو وہاں جائز ہے، پس جو عورتوں کو گھروں میں بیٹھے رہنے پر مجبور کرے اور چار دیواری سے نہ نکلنے دے اور بغیر برقعہ کہیں آنے جانے سے روکے وہ بالکل قرآن و حدیث وفقہ پر عامل ہے اور اس شخص کو مفاسد سے روکنے کا اجر عظیم ملے گا اور مغلاق الشر و مفتاح الخیر کا مصداق ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

(امدادالفتاوی)

☆......فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ کا فتوی:

سوال:

خالدہ ادیب خانم نے جو ایک مشہور ترکی خاتون ہیں، ترکی میں مشرق ومغرب کی کشمکش کے عنوان پر اپنے ساتویں خطبہ میں یہ بات صاف طور پر ظاہر کی ہے کہ: کلام الہی کے اعتبار سے عورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے سر، سینے ، اور زینت کو چھپادیں، چہروں کو چھپانے کا کہیں ذکر نہیں ہے اور نہ عورتوں سے کہا گیا کہ وہ گھر میں بیٹھی رہیں اور خدمتِ عامہ انجام نہ دیں۔ علاوہ ازیں اسی خطبہ میں آگے چل کر یہ الفاظ موجود ہیں کہ اگر اس پردہ کو مسلمان قائم رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں اختیار ہے، مگر وہ یہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ اس کی بنا مذہب کے احکام پر ہے؟

لہذا براۓ مہربانی یہ فرمایئے کہ وہ کونسی احادیث یا اسلامی روایات ہیں جن کی رو سے عورتوں کو بغیر عذر چہرہ چھپانا ضروری ہو جاتا ہے؟

الجواب حامداً او مصلیاً:

سر، سینہ، زینت اور تمام بدن کے چھپانے کا حکم تسلیم کرنے کے بعد چہرے کے چھپانے کے حکم میں تامل کرنا ہی حیرت انگیز ہے، غور کا مقام ہے،

{قل للمئومنین یغضوا من ابصارھم}

کا حکم کس لیے ہے؟ اگر اس سے چہروں کا پردہ مقصود نہیں تو کیا ہے

اور

{یاایھاالنبی قل ازواجک وبناتک ونسآء المئومنین یدنین علیھن من جلابیبھن} الاحزاب: ۵۹ کا کیا مطلب ہے؟ اسکی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے:

قال علی بن ابی طلحہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ:

((امر اللہ نسآء المؤمنین اذا خرجن من بیوتھن فی حاجۃ ان یغطین وجوھھن من فوق رئوسھن بالجلابیب ویبدین عینا واحدۃ))

(ابن کثیر)

''اللہ تعالی نے عورتوں کو حکم دیا کہ جب کسی مجبوری میں گھر سے نکلنا پڑے تو اپنے چہروں کو سر کے اوپر سے اس طرح ڈھانپ لیا کرو کہ صرف ایک آنکھ نظر آئے۔''

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو اصالۃً گھروں میں رہنے کا حکم ہے اگر کسی حاجت کے لیے مجبوراً نکلیں تو سر اور چہرہ چھپا کر نکلیں، راستہ دیکھنے کے لیے ایک آنکھ کی مقدار کھولنے کی گنجائش ہے اور عبیدہ سلمانی نے اس آیت کی

تفسیر بتلاتے وقت اپنا چہرہ اور سر چھپا کر دکھلایا اور صرف بائیں آنکھ کو کھولے رکھا ۔(ابن کثیر)

حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد نبوی میں نماز پڑھنا کس قدر موجب فضیلت ہے، لیکن ارشاد ہے:

((صلوۃ المراۃ فی بیتھا افضل من صلوتھا فی حجرتھا وصلوتھا فی مخدعھا افضل من صلوتھا فی بیتھا)) (ابی داود)

ایک اور روایت میں ہے:

((ولا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن لیخرجن وھن تفلات وفی روایۃ وبیوتھن خیر لھن)) (ابی داود)

ایک دفعہ کچھ عورتیں جمع ہو کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! مرد جہاد کر کے فضیلت میں ہم سے بڑھ گئے آپ کوئی عمل ایسا بتائیے جس سے جہاد جیسی فضیلت حاصل ہو، ارشاد ہوا:

((من قعدت منکن فی بیتھا فانھا تدرک عمل المجاھدین فی سبیل اللہ تعالی)) (ابن کثیر)

"جو تم میں سے اپنے گھر میں بیٹھی رہیں ان کو جہاد جیسا اجر ملے گا"

جہاد جیسی عبادت اور خدمت ملک و ملت کے مقابلہ میں بھی عورتوں کو گھر میں بیٹھے رہنے کا حکم ہے۔

ترمذی کی روایت میں ہے:

((عن النبی ﷺ ان المراۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفھا الشیطان)) (ترمذی: ۱،۲۲۲)

خالدہ ادیب خانم نے افسانہ نگاری اور عبارت آرائی یا دیگر طرق مروجہ

ملک وقوم کی خدمت کر کے ادبی دنیا میں کوئی خاص شہرت پیدا کی ہو اور ارباب قلم سے خراج تحسین وصول کیا ہو، لیکن مذہبی اصول و فروع پر عبور کے لیے صرف اتنا کافی نہیں بلکہ اس کا ساحل بہت بعید ہے، فقط واللہ اعلم۔

(فتاوی محمودیہ)

☆......مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نوراللہ مرقدہ کا فتوی:

الجواب:

عورت کا چہرہ نماز میں پردہ کا حکم نہیں رکھتا مگر غیر محرم کے سامنے آنے جانے میں پردہ کا حکم رکھتا ہے، کیونکہ چہرہ ہی اصل شئے ہے وہ جاذب نظر اور مہیج جذبات ہے۔ (کفایت المفتی: جلد ۵ ص ۳۸۸)

☆......شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا فتوی:

سوال:

کیا عورت کا منہ چھپائے بغیر پردہ ہوگا اور آیا وہ باہر سفر کر سکتی ہے؟

الجواب:

بغیر منہ چھپائے پردے کا نام نہیں ہے، باہر جاتے وقت شہر کے اندر آتے وقت عورت پردہ کرے گی، اصل میں چہرہ ہی عورت کی اصل زینت ہے، جس کے نہ چھپانے پر فساد عام ہوتا چلا جاتا ہے۔

کسی عورت کے لیے جائز نہیں کے وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر اس معاملے میں سستی کرے۔ (ابن باز)

لمحہ فکریہ

چہرے کے پردے کی حقیقت واہمیت کو بیان کرنے کے بعد اب یہ عاجز امتِ مسلمہ کے درد مند انسانوں سے یہ التماس کرتا ہے کہ بلاشبہ ''پردے کا حکم'' آج کے دور میں ایک چھوٹی ہوئی سنت ہے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((من تمسک بسنتي عند فساد امتي فله اجر مأة شهيد))

''جس نے فساد امت کے وقت میری کسی سنت کو تھامے رکھا اسے سو شہدوں کا ثواب ملے گا''

یقیناً آج وہ وقت آچکا ہے، غیروں کی حیا سوز تدبیروں نے مسلمان کو بھی بے حیا بنادیا ہے، جبکہ حیا تو ہمارے ایمان کا حصہ ہے، اور گراں قدر پونجی بھی، اس لیے کسی صورت ہمیں یہ بات برداشت نہ ہونی چاہیے کہ ہمارے اسلامی معاشرے میں غیروں کے طریقے رائج ہوں اور سنت نبوی کا جنازہ نکلے۔

انتہائی افسوس اور غم کی بات ہے کہ دوسروں سے پردہ کرانا تو دور کی بات اگر کوئی شریف اور پرہیزگار انسان غیر محرمات سے میل جول کو پسند نہ کرتا ہو تو اس کو بھی محنت مجاہدے کی جن بھٹیوں سے گزرنا پڑتا ہے، اس کا صحیح اندازہ اسی کو ہوتا ہے، لیکن سمجھانے کے لیے یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس کے عزیز واقارب، اور اردگرد کے لوگ اسکے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں گویا اس نے اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرلیا ہو۔

؎ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کاروان کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اور یہ ساعت اتنی شاق ہوتی ہے کہ بڑے بڑے دینداروں کو بھی یہاں دم توڑتے دیکھا گیا ہے، کمال تک وہی پہنچتا ہے جسے حق تعالی توفیق بخشتے ہیں، اور

اس عاجز کے زعم کے مطابق جو شخص اس دور میں پردے کے حکم پر مکمل طور پر عمل کرے وہ وقت کا ولیِ کامل ہے۔

یہ عاجز حق تعالیٰ سے دعا گو ہے کہ ان الفاظ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائی اور بے عمل مسلمانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔

(آمین ثم آمین)

فقیر شاکر الرحمن نقشبندی مجددی

دارال اِفتاء: جامعہ الحبیب شاداب کالونی

جھنگ روڈ فیصل آباد

۲۰/۵/۲۰۱۰

عرضِ ناشر

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد! زیرِ نظر رسالہ ''چہرے کا پردہ'' سیدی ومرشدی حضرت مولانا مفتی شاکر الرحمٰن نقشبندی مجددی مدظلہ کا تحریر کردہ فتوٰی ہے، جس کے اندر حضرت والا نے کافی تفصیل کے ساتھ چہرے کے پردے پر بحث فرمائی ہے، اور چہرے کا پردہ نہ کرنے پر فساد کو واضح فرما کر اس سے بچنے کی ترغیب دلائی ہے،

اگر ایک سلیم العقل شخص خالی الذہن ہو کر اس رسالہ کا مطالعہ کرے تو یہ بات آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے کہ پردہ نہ کرنے کی صورت میں فساد کی جڑ چہرہ ہی ہوتا ہے، اس پر حضرت نے عقلی و نقلی دلائل پیش فرمائے ہیں اور پھر آخر میں اپنے اکابر علما کے اس موضوع پر لکھے گئے فتاوٰی جمع فرمادیئے اور شروع میں اپنے تخصص کے استاذِ محترم حضرت مولانا عبدالنصیر الباجوری مدظلہٗ سے تصدیق کرواکے اسے بھی نقل کردیا، جس نے اس رسالہ کو چار چاند لگادیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس رسالہ کو قبولیت عامہ اور تامہ نصیب فرمائیں اور اس عاجز کے لیے مغفرت کا ذریعہ بھی۔

(آمین ثم آمین)

فقیر ابوبکر صدیق نقشبندی (میانوالوی)